



سوال

(66) جہاد قیامت تک جاری رہے گا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط لکھنے کی غرض و غایت اس مشہور حدیث نبوی کی تخریج دریافت کرنا ہے جو اکثر جہادی تنظیموں کے ذمہ داران سے سننے میں آتی ہے: ”الجہاد ماضی الی یوم القیامت“ اس کے بارے میں براہ مہربانی ”الحدیث“ میں ہی جواب عطا فرما کر ممنون فرمائیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

یزید بن ابی نشیبہ عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی سند سے ایک روایت مروی ہے۔ اس روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”والجہاد ماض منذ بعثنی اللہ الی ان ینقذ آخر اقلیہ جال، لا ینظلم جور جائز ولا عدل عادل“ جب سے اللہ نے مجھے نبی بنا کر بھیجا ہے، جہاد جاری رہے گا یہاں تک کہ میرا آخری امتی دجال سے جنگ کرے گا، اسے کسی ظالم (حکمران) کا ظلم اور عادل کا عدل باطل نہیں کرے گا۔ (سنن ابی داؤد: ۲۵۳۲، سنن سعید بن منصور: ۲۳۶۷)

یہ روایت بلحاظ سند ضعیف ہے۔ اس کا راوی یزید بن ابی نشیبہ: مجہول ہے۔ (تقریب التہذیب: ۷۷۸۵، الکاشف للذہبی: ۶۳۷۵)

ی روایت اگرچہ ضعیف ہے لیکن واضح رہے کہ دوسرے دلائل سے ثابت ہے کہ جہاد قیامت تک جاری رہے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: **کتب علیکم القتال وھو کرہ لکم تم پر قتال فرض کیا گیا ہے اور یہ تمھیں ناپسند ہے۔ (سورۃ البقرہ: ۲۱۶)**

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «انخیل معقودنی نواصیہا الخیر الی یوم القیامت، الاجرو المعنوم» گھوڑوں کی پٹانیوں میں قیامت تک خیر رکھی گئی ہے، اجر بھی ہے اور مالِ غنیمت بھی۔ (صحیح البخاری: کتاب الجہاد والسیر باب الجہاد ماض مع البر والفاجر، ح ۲۸۵۲ و صحیح مسلم ۳/۹۹، دار السلام: ۳۸۳۹)

سلمہ بن نفیل الکندی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«ولا یرال من امتی امتی ینقذون علی النجی..... حی تقوم الساعۃ»

اور میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر قتال کرتا رہے گا..... حتیٰ کہ قیامت برپا ہو جائے گی۔ (سنن النسائی ۶/۲۱۳، ۲۱۵، ح ۳۵۹۱، واسنادہ صحیح عمدۃ السامعی فی تحقیق سنن النسائی ج ۲ ص ۳۵۹ قلمی لراقم الحروف)



نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «لن یرح ہذا الدین قائمًا، یقاتل علیہ عصایہ من المسلمین حتی تقوم الساعة» یہ دین (اسلام) ہمیشہ قائم رہے گا، مسلمانوں کی ایک جماعت دین کے لئے قیامت تک قتال کرتی رہے گی۔ (صحیح مسلم: ۹۲۲ اور السلام: ۹۳۵۳ عن جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ)

ان احادیث صحیحہ سے ثابت ہوا کہ جہاد قیامت تک جاری رہے گا۔

ابن ہام (حنفی متوفی ۷۶۱ھ) لکھتے ہیں: «ولاشک ان لجماع الامۃ ان الجهاد ما مضی الی یوم القیامۃ لم یفح، فلا یتصور نسیۃ بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم»

اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ امت کا اس پر اجماع ہے کہ جہاد قیامت تک جاری رہے گا، یہ منسوخ نہیں ہوا، پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم (کی وفات) کے بعد اس کی منسوختی کا تصور نہیں کیا جاسکتا۔ (فتح القدیر ج ۵ ص ۹۰ کتاب السیر)

مشہور جلیل القدر تابعی امام محمول الشامی رحمہ اللہ (متوفی ۱۱۳ھ) فرماتے ہیں:

«ان فی الجہد لمانۃ درجۃ، ما بین الدرجتہ الی الدرجتہ ما بین السماء والارض، اعد اللہ للجدیدین فی سبیل اللہ»

بے شک جنت میں سو درجے ہیں، ایک درجے سے دوسرے درجے کے درمیان زمین و آسمان جتنا فاصلہ ہے، انہیں اللہ نے اپنے راستے میں جہاد کرنے والے (مجاہدین) کے لئے تیار کر رکھا ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ۳۰۴/۵ ح ۹۳۵۳ اور سندہ صحیح)

اس بہترین قول کی تائید میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث موجود ہے۔ (دیکھئے البخاری: ۲۷۹۰)

خلاصہ تحقیق:

جہاد قیامت تک، کافروں اور بتدعین کے خلاف جاری رہے گا۔

جاد کی بہت سی قسمیں ہیں:

۱: زبان کے ساتھ جہاد کرنا

۲: قلم کے ساتھ جہاد کرنا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: «جادوا المشرکین بایدیکم والسنتکم»

اپنے ہاتھوں اور زبانوں کے ساتھ مشرکوں سے جہاد کرو۔ (المختار للضیاء المقدسی ج ۵ ص ۳۶ ح ۶۳۲ واللفظ لہ، سنن ابی داؤد: ۲۵۰۴)

۳: مال کے ساتھ جہاد کرنا

ارشاد باری تعالیٰ ہے: الذین ینفقون اموالہم فی سبیل اللہ ثم لا یتبعون ما انفقوا منا ولا اذی لہم اجر ہم عند ربہم جو لوگ اللہ کے راستے میں اپنے مال خرچ کرتے ہیں پھر اس خرچ کرنے

کے بعد نہ احسان جتلاتے ہیں اور نہ تکلیف پہنچاتے ہیں تو ان کے لئے ان کے رب کے پاس اجر ہے۔ (سورۃ البقرہ: ۲۶۲)

۴: اپنی جان کے ساتھ جہاد کرنا (جہاد بالنفس)

اس کی دو قسمیں ہیں :

اول : اپنے نفس کی اصلاح کر کے اسے کتاب و سنت کا مطیع و تابع کر دینا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : «المجاهد من جاهد نفسه» مجاہد وہ ہے جو اپنے نفس سے جہاد کرے۔ (الترمذی : ۱۶۲۱ اوقال : «حدیث حسن صحیح» وسندہ حسن و صحیح ابن حبان / موارد : ۶۲۳ و الحاکم علی شرط مسلم ۹/۲ و وافقہ الذہبی)

دوم : اللہ کے راستے میں قتال کرنا

اس کے بے شمار دلائل ہیں جن میں سے بعض حوالے اس جواب کے شروع میں گزر چکے ہیں۔ اگر شرائط اسلامیہ کے مطابق ہو تو سب سے افضل جہاد یہی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون سا جہاد افضل ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : «من جاهد المشركين بماله ونفسه» جو شخص مشرکوں سے اپنے مال اور اپنی جان (نفس) کے ساتھ جہاد کرے۔ پوچھا گیا : کون سا مقتول سب سے بہتر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : «من ابرئق ده وعقر جواده» جس کا خون (کافروں کے ہاتھوں) بہا دیا جائے اور اس کا گھوڑا کاٹ (کر مار) دیا جائے۔ (سنن ابی داؤد : ۱۴۳۹، وسندہ حسن)

یہ رہے کہ دہشت گردی اور بے گناہ لوگوں کو قتل کرنے کا، جہاد سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

امام ابو حاتم الرازی اور امام ابو زرہ الرازی رحمہما اللہ فرماتے ہیں :

ہر زمانے (اور علاقے) میں ہم مسلمان حکمران کے ساتھ جہاد اور حج کی فرضیت پر عمل پیرا ہیں..... جب سے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو (نبی و رسول بنا کر) مبعوث فرمایا ہے، مسلمان حکمرانوں کے ساتھ مل کر (کافروں کے خلاف) جہاد جاری رہے گا۔ اسے کوئی چیز باطل نہیں کرے گی۔ «[یعنی جہاد ہمیشہ جاری رہے گا] (اصل السنۃ واعتماد الدین : ۱۹، ۲۳، الحدیث حضور : ۲ ص ۴۳)

نیز دیکھئے الحدیث : ۳ ص ۲۶

دکتور عبداللہ بن احمد القادری نے «الجهاد في سبيل الله، حقيقة وغايتها» کے نام سے دو جلدوں میں ایک کتاب لکھی ہے، ساڑھے گیارہ سو سے زائد صفحات کی اس کتاب میں عبداللہ بن احمد صاحب جہاد کی قسمیں بیان کرتے ہیں :

جہاد معنوی = جہاد النفس، (نفس سے جہاد)، جہاد الشيطان (شیطان سے جہاد)، جہاد الفرقة والتصدع (تفرق اور انتشار کے خلاف جہاد)، جہاد التقليد (تقلید کے خلاف جہاد)، جہاد الاسرة (خاندانی رسومات کے خلاف جہاد) جہاد الدعوة (دین کی دعوت دینا) جہاد دای = اعداد الجاہدین (مجاہدین کی تیاری)، الجہاد بالنفس والاموال (نفس اور مال کے ساتھ جہاد)، انشاء المصانع الجہادیة (جہادی قلعوں کی تیاری) (ج ص ۲۴۳)

لوگوں کو کتاب و سنت کی دعوت دینا، تقلید اور بدعات کے خلاف پوری کوشش کرنا بھی بہت بڑا جہاد ہے۔ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں : «قال راد علی اہل البدع مجاہد» پس اہل بدعت کا رد کرنے والا مجاہد ہے۔ (نقض المنطق ص ۱۲ و مجموع فتاویٰ ابن تیمیہ ۱۳/۳)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون سا جہاد سب سے افضل ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : «کمیتہ عدل عند امام جائز» ظالم حکمران کے سامنے عدل (انصاف، حق) والی بات کہنا۔ (مسند احمد ۵/۲۵۶ ح ۲۲۵۶۱ وسندہ حسن لذاتہ، وابن ماجہ : ۴۰۱۲)

مدرسے و مساجد تعمیر کرنا، لوگوں کو قرآن و حدیث علی فہم السلف الصالحین کی دعوت دینا، اس کے لئے تقریریں و مناظرے کرنا اور کتابیں لکھنا، یہ سب جہاد ہے۔



آخر میں دو حدیثیں پڑھ لیں :

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

« مثل المجاہد فی سبیل اللہ، واللہ اعلم بمن ینجہ فی سبیلہ، کمثل الصائم القائم..... »

اللہ کے راستے میں مجاہد کی مثال، اور اللہ جانتا ہے کہ کون اس کے راستے میں جہاد کرتا ہے (مسلسل) روزہ دار اور (راتوں کو) قیام کرنے والے کی طرح ہے۔ (صحیح بخاری: ۲۷۸۶)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

« من خرج من الطاعة وفارق الجماعة ثم مات مات ینتہ جاہلیۃ، ومن قتل تحت رایۃ عمیۃ یغضب للعصبیۃ ویقاتل للعصبیۃ فلیس من امتی..... »

جو شخص (خلیفہ کی) اطاعت سے نکل گیا اور (مسلمانوں کی) جماعت (یا اجماع) کی مخالفت کی تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہے، اور جو شخص نخص اندھے (جاہلیت کے) جھنڈے کے نیچے مارا گیا، وہ خاندان کے لئے غصہ اور قتال کرتا تھا تو یہ شخص میری امت میں سے نہیں ہے..... الخ (صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، باب وجوب ملازمۃ جماعت المسلمین عند ظہور

الفتن ۵۳/۸۳۸ و السلام، ۲۷۸۸)

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج 2 ص 200

محدث فتویٰ